© rasailojaraid.com

شاہ عبد العزیزؒ نے یہ کیا کہ ان کے زمانے میں عام علماء جن علوم سے زیادہ مانوس تھے، موصوف نے خود بھی ان علوم میں خاص دل چسپی لی۔ آپ مروجہ درسی کتابوں میں جو اقوال شاہ ولی اللہؒ کی تحقیق کی خلاف پاتے ان پر بڑی لطافت سے بتدریج جرح کرتے جاتے اور آخر میں بہت ہلکے پھلکے الفاظ میں شاہ ولی اللہؒ کا قول نقل کر دیتے اس طرح ولی اللہی فکر آسانی سے دماغ میں جذب ہو جاتا، لیکن آپ اس قول کو نہ اپنی طرف منسوب کرتے اور نہ شاہ ولی اللہؒ کی طرف، اس طرح آپ عام اہل علم میں اتنی استعداد پیدا کر دیتے تھے کہ وہ امام ولی اللہؒ کی تحقیقات کو سمجھ سکیں اس کی مثالیں آپ کی تصنیف "تحفہ اثنا عشریہ" اور "تفسیر عزیزی" میں کثرت سے ملتی ہیں لیکن اپنے خواص اہل بیت کو اور جو بھی ان کے زمرہ میں شریک ہو سکا آپ نے خاص طور پر شاہ ولی اللہ کی کتابوں کا محقق بنا دیا، اس طرح امام عبد العزیزؒ نے کم از کم ساٹھ برس تک کام کیا یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ کا علم اور ان کی حکمت لوگوں کے ذہنوں میں راسخ ہو گئی، اگر اس وقت یورپ کی ایک بڑی عقل مند انقلابی حکومت ہندوستان میں پاؤں نہ جما چکی ہوتی تو شاہ عبد العزیز کے علوم کا آج یہاں اقتدار ہوتا لیکن یورپی حکومت صرف شاہ عبد العزیز کے علوم کے برگ و بار لانے میں سرراہ ثابت نہ ہوئی بلکہ اس کی تدبیروں نے ان علوم کی صورت کو اس طرح مسخ کیا کہ عوام ان سے متنفر ہو گئے البتہ جن لوگوں میں علمی ذوق موجود تھا وہ اس مخالف پراپیگنڈے سے متاثر نہ ہوئے۔

شاہ عبد العزیزؒ نے ایک طرف تو حکیم الہند کے علوم و حقائق کی اشاعت کی، دوسری طرف ان کا مقصد حیات یہ بھی تھا کہ شاہ ولی اللہؒ کی انقلابی دعوت کو ہندوستان میں عملی جامہ پہنائیں۔ شاہ ولی اللہؒ کو الہام کیا گیا تھا کہ "جو چیزیں تمہیں دینے کا وعدہ کیا گیا ہے ان کے لیے کافی صبر کی ضرورت ہے" اس کام کو پورا کرنا شاہ عبد العزیزؒ کا مقصد تھا۔

(مولانا عبید اللہ سندھیؒ)

© rasailojaraid.com